جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا نعمت اللہ صاحبؒ کا سانحہ ارتحال

پاکستان کے نامور عظیم عالم دین، یادگار اسلاف، تجربہ کار پارلیمنٹیرین، سیاسی مدبر اور جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا نعمت اللہ قدس سرہ العزیز بھی گزشتہ ماہ طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ حضرت مولاناؒ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سلسلہ اکابرین کی آخری نشانیوں میں سے تھے۔ آپ نے عمر بھر پرچم نبویؐ سربلند کئے رکھا۔ مزاج اور طبیعت کے لحاظ سے انتہائی سادہ انسان تھے اور تواضع و عاجزی کی دولت سے خداوند نے انہیں خوب مالا مال فرمایا تھا۔ آپ کی تمام صفات میں نمایاں ترین صفت آپ کی بے لوث وفاداری تھی۔ جمعیت علماء اسلام اور خاندان حقانی کے ساتھ تعلق کا اعلان روزِ اول سے ڈنکے کی چوٹ پر کیا اور مرتے دَم تک جمعیت علماء اسلام اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی سرپرستی نہ چھوڑی حالانکہ درمیان میں کئی نازک واقعات اور موڑ آتے رہے، لیکن حضرت نور اللہ مرقدہ جمعیۃ کے ساتھ ہر مرحلے اور ہر موڑ پر ثابت قدم رہے اور آپکے پایہ استقلال میں ذرہ بھر بھی جنبش نہ آئی۔ ہزار بادِ مخالفانہ اور مسموم ہوائیں درمیان میں آتی رہیں لیکن حضرت مولانا نعمت اللہ مرحوم نے شمع حق کو قافلہ حریت کی نگہبانی کی خاطر جلائے رکھا اور اس کو بجھنے نہ دیا۔ بدقسمتی سے جمعیۃ کے دور انتشار میں دوسرے دھڑے درخواستی گروپ کے امیر حضرت مولانا عبداللہ درخواستی قدس سرہ کی مقدس اور متفق علیہ شخصیت متنازعہ بنادی گئی جنہوں نے خدام الدین لاہور میں باصرار حضرت مولانا سمیع الحق کو سیکرٹری جنرل نامزد کر کے انہیں قیادت سونپ دی تھی، تو ان سے وابستہ تمام علماء اور اکابر اور جماعتی رہنماؤں نے ۱۹۹۳ء میں اسلام آباد کی مسجد باب الاسلام میں حضرت مولانا نعمت اللہ مرحوم کو بالاتفاق امیر مرکزیہ نامزد کیا کہ اس وقت ان سے زیادہ کوئی اہل نہیں تھا تو جمعیۃ کے اس وقت کے نائب امیر حضرت علامہ خالد محمود صاحب نے تقریر میں اسے نیک فال قرار دیتے ہوئے آیت کریمہ الـبـنـعـمـة الله يـحـجـدون پڑھ کر حاضرین سے داد تحسین حاصل کی وہ طویل عرصہ تک جمعیۃ (س) کے امیر مرکزیہ رہے بارہا کوہاٹ اور کرک سے بے سروسامانی میں جدی پشتی نوابوں اور سیاستدانوں کو شکست دی۔ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے، ۱۹۷۰ء کے دستور ساز اسمبلی میں بھی حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ اور دیگر اکابر کے شریک جدوجہد رہے، وہ مرکز رشد و ہدایت دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز فضلاء اور چراغ سحری میں سے تھے، حیف پاکستان میں جو دو چار شمعیں رہ گئیں تھیں سو وہ بھی خموش ہوگئیں ہیں یا گل ہونے والی ہیں۔ آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر مولانا مرحوم کا صدقہ جاریہ ان کی اولاد حافظ عبدالرحمٰن، مولانا عزیز الرحمٰن، پروفیسر سعید الرحمٰن، مولانا جمیل الرحمٰن کے علاوہ کوہاٹ میں ان کا قائم کردہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ بھی ہے جو ۱۹۹۰ء سے فروغ دین میں معروف ہے۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سفر حج کی وجہ سے جنازہ کے موقع پر موجود نہ تھے تاہم مدینہ منورہ سے انکے فرزند مولانا عزیز الرحمٰن سے تعزیت کی۔ دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مرحوم کیلئے خصوصی دعائے مغفرت کی گئی۔ ادارہ اور جمعیت علماء اسلام حضرت کے جملہ پسماندگان و صاحبزادگان اور انکے ہزاروں شاگردوں سے دلی تعزیت کرتا ہے اور خود تعزیت کا مستحق بھی ہے۔